ناجائز اور ممنوع و معصیت ہے۔ وہ ملک میں رہنے والے ہر فرقہ اور ہر باشندہ کے لئے ہونا چاہئیں۔ کسی فرقہ اور گروہ کو اسکی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ ان قوانین شرعیہ کے متوازی اپنی شریعت اور اپنے فقہ پر مبنی قوانین اپنے فرقہ پر نافذ کرے۔

پاکستان میں اہلِ سنّت کی تعداد پچانوے فی صد ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ اس خطۂ ارضی، بلکہ پورے برصغیر پاک و ہند میں اسلام لانے والے اور اسے پھیلانے والے اہلِ سنت ہی ہیں۔ اگر اہلِ سنّت یہاں اسلام نہ پھیلاتے تو یہاں مسلمانوں کی اکثریت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اور پاکستان کا تصوّر بھی کوئی نہ کر سکتا۔ اسلئے اگر بالفرض اہلِ سنت اکثریت کے بجائے اقلیت میں بھی ہوتے تو بھی یہاں فقہ اہلِ سنت ہی نافذ ہونا چاہیئے تھا چہ جائیکہ انکی غالب اکثریت ہے۔ اس لئے یہاں صرف فقہ اہلِ سنت نافذ ہو سکتا ہے۔ فقہ جعفری، یا کسی دوسرے مذہبی فرقہ کے فقہ نافذ ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ شیعوں کا مطالبہ بالکل بے معنی ہے۔ جو قابلِ التفات بھی نہیں۔

## حضرات اہلِ حدیث کی تشویش بے جا ہے

فقہ حنفی کے نفاذ سے حضراتِ اہلِ حدیث کو بھی اختلاف ہے۔ اہلِ حدیث کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ اہلِ سُنّت ہی کا ایک فقہی مکتبِ فکر ہے۔ حنفی شافعی، مالکی، حنبلی کی طرح اہلِ حدیث بھی اہلِ سُنّت ہی میں داخل ہیں ان کے اختلافات سے نفاذِ شریعت میں رکاوٹ پیش آسکتی ہے۔ جن لوگوں کو نفاذِ شریعت پسند نہیں وہ اس اختلاف کو اُچھال کر۔۔۔ اس فرض کی ادائیگی سے لیے مانع بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضراتِ اہلِ حدیث کو غور کرنا چاہیئے کہ قوانینِ عامہ صلوٰۃ میں آمین کو سری یا جہری قرار دینے یا اس قسم کے دوسرے مسائل سے متعلق نہیں بنائے جائیں گے جو مسائل قانونِ شخصی (پرسنل لاء) کے حدود میں داخل ہیں انکے متعلق کوئی قانونِ عام نہیں بنایا جاسکتا۔ قوانینِ ملکی کا تعلق زیادہ تر معاملات اور اس سے کمتر معاشرت سے ہوتا ہے۔ معاشرت کے ہی بکثرت مسائل پرسنل لاء کے تحت داخل ہونے کی وجہ سے ان قوانین کے حدود سے خارج ہوتے ہیں۔ معاشرتی مسائل میں اہلِ حدیث و احناف میں بہت کم اختلافات ہیں اور معاملات میں تو تقریباً اختلاف مفقود ہے۔ ایسی حالت میں حضراتِ اہلِ حدیث کو اعتراض کرنے کی کوئی وجہ وجیہہ نہیں، صحیح طرزِ عمل

(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

تقریر: سید عطاء المؤمن بخاری

مرتب: خادم حسین

# "کھر"۔ پنجاب میں دوسرا راجپال

# بدبخت کھر — خدا کے قہر سے ڈر

نادیدنی کی دید سے ہوتا ہے خونِ دل

بے دست و پا کو دیدۂ بینا نہ چاہیئے

پیپلز پارٹی کے گٹر کے گندے کیڑے "کھر" نے اپنی ایک تقریر میں جو غلاظت اُگلی ہے اُس سے پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے دِل زخمی ہیں مسٹر کھر نے اپنی جنسی بے راہ روی کو شیوۂ پیمبری قرار دیا ہے "لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ۝"

اِس توہین آمیز گفتگو پر دین پسند حلقوں کا احتجاج فطری امر ہے ،عالمی مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے قائم مقام مرکزی صدر ابنِ امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری نے دارِ بنی ہاشم ملتان میں ۲۶ جنوری کے اجتماعِ جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے شدید ردِ عمل کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا :

حضور علیہ السلام کی شان میں کھر کی دریدہ دہنی اور ہرزہ سرائی پیپلز پارٹی کے افکار و نظریات کا کھلا اظہار ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک اسلامی ملک میں عشقِ رسول کے دعویداروں کی موجودگی میں ایک مجہول النسب شخص یہ کہتا ہے کہ : "میں نے زیادہ شادیاں اِس لئے کی ہیں کہ یہ شیوۂ پیغمبری ہے"۔ اِس بیان پر وہ سیاست دان اور مولوی بھی مُہر بر لب ہیں جنہوں نے اسلام آباد میں ملعون رشدی کے خلاف احتجاج اور ناموسِ رسالت کے تحفظ کے نام پر سات مسلمان نوجوانوں کو اپنی سیاسی دکانداری کی بھینٹ چڑھایا، اور نام نہاد عشاقانِ رسول کے غولِ بیابانی میں بھی ایک سناٹا ہے۔ سیاسی مولوی اور مذہبی دکاندار بھی منہ بند کئے بیٹھے ہیں۔ یہ خاموشی ان کے ایمان کی جاں کنی اور فسق و فجور سے بھرپور زندگی کا آئینہ ہے۔ لادین سیاست دانوں کی دوستی اور لادین نظامِ ریاست "جمہوریت" کو

قبول کرنے کا نتیجہ ہے ، بدنہاد و بدکردار کھرا شیوۂ پیغمبری تو صوم وصلوٰۃ کی پابندی ، زکوٰۃ کی ادائیگی ، ایمان وعقیدہ کا تحفظ اور اس کا اظہار انسانی حقوق کی تکریم و نگہبانی ، انسانوں کے اعمال و اخلاق کی بلندی اور تربیت وتزکیۂ روح و باطن ہے ۔ نبی کریم علیہ السلام تمام رات اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر پوری امت کی ہدایت و مغفرت کے لئے روتے ہیں ، دعائیں مانگتے ہیں ۔ ام المومنین سیدۂ کائنات عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ کے صدقے میں تو ساری کائنات کو بخشش ملنی ہے ۔ اللہ نے آپ پر بے شمار انعامات کئے ہیں ۔ پھر آپ تمام رات کیوں جاگتے ہیں ؟ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں ۔ نوافل میں تمام رات قیام سے آپ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ گئے ہیں ۔ اُن سے ریشہ بہنے لگا ہے ۔ حضور علیہ السلام نے جواباً فرمایا :

اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا ۔ جس اللہ نے مجھے اتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے ۔ میں اُس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں ــــــ ؟

نبی خود بعد میں کھاتا ہے ، پہلے دوسروں کو کھلاتا ہے ۔ وہ دوسروں کے دُکھ درد بھی خود اپنی جان پر برداشت کرتا ہے ۔ نبی علیہ السلام مصلّے پر کھڑے ہوئے ۔ ابھی تکبیر نہیں ہوئی ۔ واپس گھر تشریف لے گئے ، صحابہ کرام پریشان ہیں کہ آج خلافِ معمول کیا واقعہ درپیش ہے ۔ آپ واپس تشریف لائے تو نماز ادا ہوئی ۔ سلام ودعا سے فارغ ہوئے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیریت تو ہے ؟ آپ واپس کیوں تشریف لے گئے ؟ فرمایا : مجھے اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے ہوئے شرم دامن گیر ہو رہی تھی کہ میرے گھر میں کھجور کے دو دانے بچے ہوئے تھے ۔ انہیں خیرات کر کے آیا ہوں ۔ نبی علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے روحانی اور جسمانی قوتوں میں سب انسانوں سے بلند رکھا ہے مجھے جنّت کے چالیس آدمیوں کی قوت عطا کی ہے ۔ جس طرح اللہ نبی پر مہربان اور نگہبان ہوتا ہے اور بہت زیادہ راحتیں عطا کرتا ہے ۔ تکالیف بھی اُسی تناسب سے ہوتی ہیں جو کوئی دوسرا انسان برداشت نہیں کر سکتا ۔ حضور علیہ السلام کو اتنا شدید بخار آیا کہ عام آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا ۔ ان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے ، طائف میں ظلم اور ذلّت کو برداشت کیا ، دین کے لئے گھر اور وطن چھوڑا ۔ مشرکین نے گھر کا کوڑا کرکٹ آپ پر پھینکا ، پیٹھ پر اونٹ کی عفونت زدہ اوجھ رکھ دی راستے میں کانٹے بچھائے گئے ۔ صحن کعبہ میں گلا گھونٹا گیا ۔ لیکن نبی نے اُنکی ہدایت کے لئے دُعائیں کیں ۔

یہ ہے شیوۂ پیغمبری ، بدبخت کھرا ــــ خُدا کے قہر سے ڈر ، اپنی بدکاریوں کے لئے اسوۂ رسول کا نام استعمال